O

نہیں ہوں مایوس ہاں مگر کچھ ڈرا ہوا ہوں
مَیں اِک سفر پر ذرا اکیلا نکل پڑا ہوں

فریب دینے لگا تھا اپنا یقین مجھ کو
مَیں بے یقینی سے اس یقیں کے تلے گیا ہوں

اگر گرہ دوں نفوس کو تو برا نہ مانو
مجھے جو شک ہو تو اپنے پیچھے بھی دوڑتا ہوں

https://emad-ahmad.com/

ہزار ہا غم مِلے ہیں تیرے سا غم نہیں ہے
مَیں اِس خرابے میں اپنی ہستی بُھلا چکا ہوں

مجھے ہی بَنتا ہے بند، نسلوں کے کچھ دکھوں پر
مَیں باپ دادا کے روگ بچوں سے روکتا ہوں

بکھر رہا ہے بدن مِرا وقت کے سفر میں
مَیں قلب میں ہی پنپ رہا ہوں، سنبھل رہا ہوں

وہ ایک لمحہ جہاں ممات و نجات اِک ہَوں
اُس ایک لمحے کے خواب میں مَیں جیے گیا ہوں

یہ شہرِ غم ہے یہاں کا باسی ہوں مَیں بھی تم بھی
کئی مسافر بھی ہیں اُنہیں بھی مِلا ہوا ہوں

https://emad-ahmad.com/

کسے مِلا ہے غمِ حقیقی کسے مجازی
مَیں ہر مسافر کا سارا اسباب جانچتا ہوں

مَیں بے خبر تھا تو اپنی مرضی سے جی رہا تھا
تِری رضا جان لی خدایا تو آ گیا ہوں

جہاں پہ تم دیکھتے ہو خوشیوں کی رنگ و رونق
وہیں مَیں اکثر اداس روحوں کو دیکھتا ہوں

وہ مسکراہٹ جو مرتے لمحے نصیب ہو گی
عماد اُس کے لئے دکھوں سے گزر گیا ہوں

https://emad-ahmad.com/